سائنس کی ابتدا کب ہوئی؟

ایک فکری بحث

سائنس کی تاریخ، فلسفے اور ٹیکنالوجی کے سنگم پر ایک سنجیدہ مکالمہ
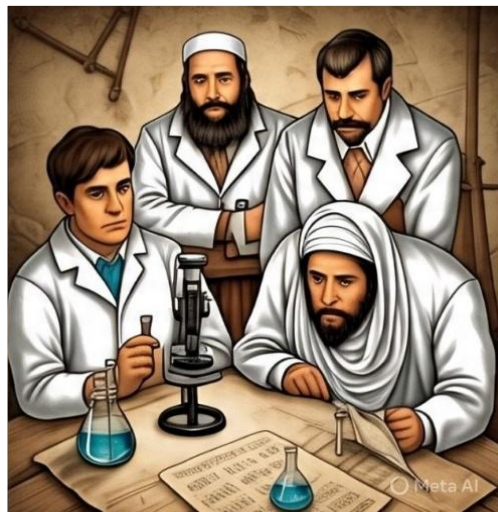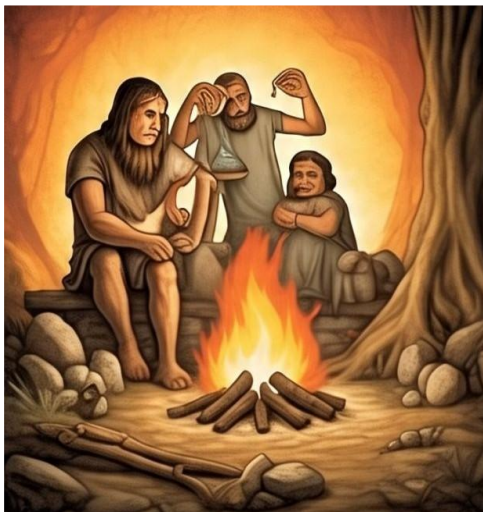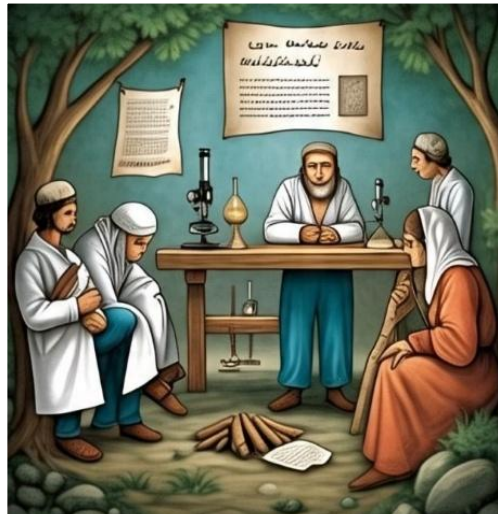
تعارف

یہ مختصر پی ڈی ایف ایک دلچسپ سوال پر مبنی ہے "سائنس کی ابتدا کب ہوئی؟" یہ ایک سادہ سوال ہے، لیکن اس پر مختلف زاویوں سے سوچا جا سکتا ہے۔ یہ گفتگو "سائنس کی دنیا" کے اراکین کے درمیان ہوئی، جس میں مختلف رائے اور نکات شامل ہیں۔ اس بحث کا مقصد کسی حتمی نتیجے تک پہنچنا نہیں، بلکہ سیکھنے، سوچنے اور مختلف نقطہ نظر کو سمجھنے کے عمل کو فروغ دینا ہے۔

انتظامیہ: سائنس کی دنیا

مورخہ: 21 مئی 2025

ہمارے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے جڑیں!

سائنس کی ابتدا کب ہوئی؟----ایک فکری بحث

سوال: سجاد افضل صاحب (ممبر)

سائنس کی ابتدا کب ہوئی؟

جواب: قدیر قریشی صاحب (ایڈمن)

چونکہ سائنس کی تعریف صرف چند صدیوں پہلے کی گئی تھی اس لیے یہ کہنا صحیح نہیں کہ سائنس ہزاروں سال پرانی ہے۔ قدیم ادوار میں صرف فلسفہ تھا جس میں تحقیق صرف علمی اور انسانی سوچ کی بنیاد پر ہوتی تھی، تجربہ یا مشاہدہ کرنے کا کوئی معیار نہیں تھا۔ زمانہ قدیم میں ہندوستان، چین اور یونانی فلسفیوں نے بہت سے معاملات پر سوچ بچار کی اور اپنے خیالات قلمبند کیے لیکن اسے سائنس کہنا مناسب نہیں۔ مڈل ایجز میں مسلم فلسفیوں نے ابتدائی سائنس کی بنیاد ڈالی جس میں سوچ کے ساتھ ساتھ مشاہدے پر بھی زور دیا گیا تھا۔ مغربی ممالک میں رینے ڈیکارٹ نے سوچ کو مذہب سے جدا کرتے ہوئے ماڈرن سائنس کی بنیاد رکھی، جس کے نتیجے میں یورپ میں سائنس کا دور شروع ہوا، جس میں حقیقت کو انسانی جذبات سے علیحدہ کیا گیا اور مشاہدہ ہی علم کی بنیاد ٹھہرا۔ اس پہلو سے دیکھیں تو سائنس تقریباً چار پانچ سو سال پرانی ہے۔

تبصرہ: رفعت عزیز صاحب (ممبر)

قریشی صاحب کی بات ایک حوالے سے درست ہے لیکن یہ بات ذہن میں رکھنی ضروری ہے کہ پتھر کا اوزار بنانا بھی ایک سائنس ہے۔ آگ دریافت کر کے کھانا پکانا بھی ایک سائنس ہے۔ لکڑی کی سب سے پہلی اور قدیم ترین کشتی بنانا بھی ایک سائنس ہے۔ البتہ پہلے سائنس اور توہم پرست نظریات باہم ضم تھے جو وقت کے ساتھ ساتھ الگ ہوتے گئے اور دو مختلف سمتوں میں کھڑے ہو گئے۔ آج کے جدید اوزار تسلسل ہیں ان قدیم ترین اوزاروں کے جو اولین انسانوں تخلیق کئے تھے۔ آج کے جدید ہتھیار تسلسل ہیں ان قدیم ترین ہتھیاروں کے جو اولین انسانوں نے اپنی بقا کے لیے تخلیق کئے تھے۔ آج کی جدید پینٹنگ تسلسل ہے اس قدیم پینٹنگ کا جو قدیم انسانوں نے غاروں کے اندر بنائی تھیں۔

جواب: قدیر قریشی صاحب (ایڈمن)

میں نے کوشش کی تھی کہ اپنی تحریر میں صرف سائنس کا ذکر کروں اور ٹیکنالوجی پر کچھ نہ کہوں۔ رفعت عزیز صاحب آپ نے جو لکھا ہے اسے میں ٹیکنالوجی کے زمرے میں شمار کرتا ہوں، سائنس میں نہیں۔

سوال: رفعت عزیز صاحب (ممبر)

قریشی صاحب سائنس چار سو پانچ سو سال پرانی ہے۔ یہ بات تو بالکل بھی ہضم نہیں ہو رہی ہے۔ دوسری بات آپ نے سائنس کو فلسفہ سے بالکل الگ کر دیا ہے۔ یعنی سائنس کو اندھا گونگا بہرہ کر دیا ہے حیاتیاتی سائنس کا بانی کون ہے؟

جواب: قدیر قریشی صاحب (ایڈمن)

میری مراد ماڈرن سائنس سے تھی جو کہ سترہویں صدی میں کیپلر سے شروع ہوئی تھی۔ میں نے سائنس کو فلسفہ سے الگ نہیں کیا بلکہ صرف یہ عرض کی تھی کہ پہلے سائنس کا نام نیچرل فلاسفی ہوتا تھا۔ ویسے بھی آجکل کی سائنس فلسفہ کے بغیر گونگی بہری نہیں ہے۔ فلسفہ کی زیادہ ضرورت وہاں پیش آتی ہے جہاں مشاہدہ ممکن نہ ہو۔ مثال کے طور پر آج سے دو سو سال پہلے فلسفی ہمیں بتاتے تھے کہ بیماریاں کیوں آتی ہیں۔ آج کل بیکٹیریا اور وائرسز کو خوردبین سے دیکھا جا سکتا ہے اور ان سے بیماریاں کیسے پھیلتی ہیں یہ سمجھا جا چکا ہے اور اس بیماری پھیلانے کے عمل کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اس لیے اب بیماری کو سمجھنے کے لئیے ڈاکٹروں کو فلسفہ کی ضرورت نہیں رہی۔ اس سے فلسفے کی تحقیر مقصود نہیں کیونکہ ایسے عوامل جنہیں سائنس ابھی تک سمجھ نہیں سکی ان پر غوروفکر کے لیے اب بھی فلسفے کا ہی سہارا لیا جاتا ہے۔